إنما المؤمنون إخوة فأصلحوا بين أخويكم

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ

حضرت مفتی عبد المجید دین پوری مدظلہ

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾

"تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ۔"

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ

ناشر

مکتبة الشیخ

۳/۳۴۵ بہادر آباد کراچی نمبر ۵

فون: ۰۲۱۳-۴۹۳۵۴۹۳

۰۳۲۱-۲۲۷۷۹۱۰

نام کتاب .... تہمتِ وہابیت اور علمائے دیو بند
مؤلف .... جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہٗ
ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵ بہادر آباد کراچی

(اسٹاکسٹ:) **مکتبہ خلیلیہ**
دکان ۱۹، اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

دیگر ملنے کے پتے

کتب خانہ اشرفیہ .... اردو بازار، کراچی
زم زم پبلشرز .... اردو بازار، کراچی
کتب خانہ مظہری .... گلشن اقبال، کراچی
اقبال بک سینٹر .... صدر، کراچی
دارالاشاعت .... اردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ .... بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ انعامیہ .... اردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق .... شاہ فیصل کالونی، کراچی
مکتبہ رحمانیہ .... لاہور
ادارہ اسلامیات .... لاہور
مکتبہ قاسمیہ .... لاہور
مکتبہ حرمین .... لاہور
المیزان .... لاہور
مکتبہ حقانیہ .... ملتان
مکتبہ رشیدیہ .... کوئٹہ

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	پسند فرمودہ..... حضرت مفتی عبد المجید دین پوری مدظلہ	۸
۲	سببِ تالیف	۹
۳	واحسرتا	۱۰
۴	مخالفین کے متعلق علماء دیو بند کا طرزِ عمل	۱۵
۵	حنفی مذہب والوں کا خون حلال ہے	۲۲
۶	غیر منقسم ہندوستان میں مذہبی تاثر	۲۵
۷	محمد علی مونگیری کا خط مولوی احمد رضا خاں کے نام	۲۶
۸	فتنہ وہابیت	۲۷
۹	علمائے دیو بند کی طرف وہابیت کی نسبت کیوں کی گئی؟	۲۹
۱۰	مخالفین کی ایذاء برداشت کرنا انبیاء کی سنت ہے	۳۰
۱۱	شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا قول	۳۶
۱۲	وہابیوں کے عقائد	۳۷
۱۳	ایک پر لطف اور عجیب واقعہ	۴۱
۱۴	اہلِ حق کو وہابی کہنا محض بہتان ہے	۴۲
۱۵	نسبتِ وہابیت کی تکذیب	۴۲
۱۶	نسبتِ وہابیت کے دلچسپ واقعات	۴۵

وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب موصوف تمام کمالات ظاہری و باطنی کے جامع ہیں اور ان کی جو بھی تحقیقات ہیں وہ محض اللہ کی راہ سے ہیں ہرگز اس میں نفسانیت کا شائبہ نہیں۔

آخر میں شیخ العرب والعجم اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ کا ایک مکتوب مبارک درج کیا جاتا ہے جو قطب الارشاد حضرت گنگوہی کے علو مرتبت اور کمالات ظاہری و باطنی کی شہادت دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

از فقیر امداد اللہ چشتی بخدمت محبان و عقیدت مندان

ان دنوں بعض خطوط ہندوستان سے اس فقیر کے پاس آئے ہیں (جب علماء دیوبند پر کفر اور وہابیت کی تہمت لگائی گئی تو بہت سے لوگوں نے حضرت حاجی صاحب کو خطوط لکھے کہ حقیقت اس تہمت کی کیا ہے اس کے جواب میں حاجی صاحب نے یہ خط لکھ ہندوستان بھیجا تھا۔ مؤلف) جن میں لکھا تھا کہ بعض لوگ مولوی رشید احمد کے ساتھ سوء ظن رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ہم مولوی رشید احمد کو کیا سمجھیں؟

لہٰذا فقیر کی جانب سے مشتہر کرادو اور طبع کرادو کہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی فاضل حقانی ہیں۔ سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ شریعت و طریقت کے جامع ہیں۔ شب و روز خدا اور اس کے رسول کی رضامندی میں رہتے ہیں۔ حدیث پڑھانے کا شغل رکھتے ہیں۔ مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب کے بعد اس قسم کا فیض علم دین کا انہیں سے جاری ہوا ہے

ہندوستان میں مولوی رشید احمد فرد واحد ہیں۔ مسائل مشکلہ کی عقدہ کشائی انہیں سے ہوتی ہے۔ ہر سال پچاس آدمی کے قریب علم حدیث پڑھ کر ان سے سند لیتے ہیں۔ اتباع سنت میں محو اور محبت رسول کریم ﷺ اور عشق خداوندی میں غرق ہیں۔ حق گوئی میں ﴿وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ کے مصداق ہیں۔ خدا پر پورا توکل رکھتے ہیں۔ بدعات سے پورے طور پر مجتنب ہیں۔ اشاعت سنت ان کا پیشہ اور بدعقیدوں کو خوش عقیدہ بنانا ان کا حرفہ ہے۔ ان کی صحبت اہل اسلام کے واسطے کیمیا اور اکسیر اعظم ہے۔ ان کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا ہے اور یہی اللہ والوں کی نشانی ہے۔ متقی اور تارک دنیا ہیں۔ آخرت کی طرف راغب ہیں۔ تصوف اور سلوک میں کامل ہیں۔ امیر و غریب ان کے نزدیک یکساں ہیں سب کی طرف توجہ برابر ہے کسی سے طمع نہیں رکھتے فقیر نے جو کچھ ان کی تعریف میں ضیاء القلوب میں تحریر کیا ہے وہ سب حق ہے اور اب فقیر کا حسن ظن اور محبت بہ نسبت پہلے کے ان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔

فقیر ان کو اپنے واسطے ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔ میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص ان کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے۔ میرے دو بازو ہیں ایک مولوی قاسم مرحوم اور دوسرے مولوی رشید احمد صاحب ایک جو باقی ہے لوگ اس کو بھی نظر لگاتے ہیں۔

میرا اور مولوی رشید احمد صاحب کا عقیدہ ایک ہے میں بھی بدعات کو برا کہتا ہوں۔ دین کے معاملے میں جو ان کا مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول کا مخالف ہے اور بعض جاہل جو کہہ دیتے ہیں کہ شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے محض ان کی کم فہمی ہے۔ طریقت بے شریعت خدا کے یہاں کبھی مقبول نہیں۔ صفائی قلب کفار کو بھی حاصل ہو جاتی

ہے۔ قلب کا حال مثل آئینہ کے ہے آئینہ زنگ آلود ہے تو پیشاب سے بھی صاف ہو جاتا ہے اور گلاب سے بھی لیکن فرق نجاست اور طہارت کا ہے ولی اللہ، پہچاننے کے لیے اتباع سنت کسوٹی ہے۔ جو متبع سنت ہے وہ اللہ کا دوست ہے۔ اس فقیر سے جو اہل علم محبت رکھتے ہیں وہ اتباع سنت کے سبب سے ہے۔ کسی کی مخالفت سے مولوی رشید احمد صاحب کا نقصان نہیں۔

مولوی صاحب وہ شخص ہیں کہ خواص کو چاہیے کہ ان کی صحبت سے مستفید ہوں اور اسے خیر کثیر سمجھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کے بارے میں مجھے کوئی کلمہ بے ادبی کا نہ سنائی دے نہ کوئی تحریر کرے مجھے ان باتوں سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ عجب بات ہے کہ میرے لخت جگر کو ایذا دیں اور اپنے آپ کو میرا دوست سمجھیں۔ ہرگز نہیں! مولوی صاحب پکے حنفی المذہب، صوفی المشرب اور باخدا ولی کامل ہیں ان کی زیارت کو غنیمت سمجھیں۔

"امداد اللہ فاروقی، مکہ معظمہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ"

(منقول از الشہاب الثاقب، مؤلفہ: شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی: ۱۲۹ مطبوعہ میرٹھ)

اس کے علاوہ بھی حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے بہت سے مکتوب "مکاتیب رشیدیہ" میں ملتے ہیں جن میں آپ نے حضرت گنگوہی قدس سرہ سے اپنی انتہائی محبت کا اظہار کیا ہے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

اقتباس:

ایک ضروری اطلاع یہ ہے کہ فقیر آپ کی محبت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے اور الحمد للہ

حق تعالیٰ نے آپ کی محبت کو میرے دل میں ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ کوئی شئے اس کو ہلا نہیں سکتی۔ یقین جانو! مجھے دنیا میں کسی سے بھی ملال اور کدورت نہیں ہے تو پھر اپنے عزیزوں سے جو اس گناہ گار کے آخرت میں مددگار ہیں کیونکر کدورت رکھوں گا۔ اول تو کسی میں ہمت نہیں کہ فقیر کے سامنے آپ کے خلاف زبان ہلائے کیونکہ اس سے اس کو سوائے میرے رنج و ملال کے کیا فائدہ ہوگا۔ دوسرے جو کوئی فقیر کو دوست رکھتا ہے وہ ضرور آپ سے محبت کرے گا تو اس کے خلاف اگر کبھی کوئی تحریر آپ کے پاس جائے تو اس پر یقین نہ کرنا۔

ایک اور مکتوب کے آخر میں حضرت حاجی صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے فیض ظاہر و باطن سے ہمیشہ خلق کو فائدہ پہنچاتا رہے آمین۔ عزیزم امیر شاہ خاں صاحب آپ کے نہایت معتقد اور بہت ارادت و محبت رکھتے ہیں۔ کچھ وجہ ایسی ہوگئی کہ چلتے وقت آپ کی زیارت سے محروم رہے۔ آپ صدیقوں کی وجہ سے مجھ سے بھی محبت رکھتے ہیں اس پر کچھ شبہ نہیں کہ تم عزیزوں کے کمالات کی وجہ سے فقیر کے نقصان اور عیوب چھپ گئے ہیں۔ تمہاری محبت نے اکسیر کا کام کیا ہے۔ ان شاء اللہ قیامت میں بھی ایسی ہی ستاری کی اُمید ہے اور تمہاری محبت کا بڑا وسیلہ ہے۔ والسلام

مکہ معظمہ مورخہ بست و ششم ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ

وہابیت کے فتنے کے زمانے میں بہت سے لوگوں نے حضرت مولانا گنگوہی کے خلاف حاجی صاحب کو بہت سے خطوط بھیجے اور آپ کو بدظن اور بدگمان کرنا چاہا مگر حاجی صاحب قدس سرہ اللہ کے کامل و مکمل ولی تھے آپ کے باطن کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور

آپ پر سب حقیقت روز روشن کی طرح عیاں تھی چنانچہ ایک خط کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں جو حضرت گنگوہی کے خط کے جواب میں ہے:

''مولانا! ضیاء القلوب میں جو کچھ آپ کی نسبت فقیر نے تحریر کیا ہے وہ یونہی نہیں لکھا گیا بلکہ جیسا دل پر القا ہوا ہے ویسا ہی ظاہر کر دیا گیا ہے پس بدیہیات کو نہ ماننا اور اپنے ذریعہ نجات اور وسیلہ فلاح دارین سے علیحدگی کرنا سخت جہالت، محرومی اور ادبار ہے۔ خارج کرنا چہ معنی؟ فقیر تو تم علماء و صلحا کی جماعت میں داخل ہونا موجب فخر دارین، ذریعہ نجات اور وسیلہ فلاح کونین یقین کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بھی یہی دعا ہے کہ تم صالحین کی محبت میں جلادے یا مارے۔ (مکاتیب رشیدیہ)

حضرت شاہ عبدالرحیم سہارنپوری قدس سرہٗ:

(م: ۱۳۰۳ھ، 1885ء)

آپ قطب ربانی، رئیس المجاہدین، غازی اسلام حضرت اخوند عبدالغفور صاحب سوات قدس سرہٗ کے خلیفہ اعظم تھے۔ آپ اکابر علمائے دیوبند کے معاصر اور مرتبہ شناس تھے۔ حضرت مولانا امیر باز خاں ''شہادت امیریہ'' میں لکھتے ہیں۔

''خبر حسرت اثر (وفات) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی صاحب کی آئی تو حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا: آج میری پشت دو صدموں سے ٹوٹ گئی۔ ایک وفات مولوی محمد قاسم صاحب اور دوسری رحلت مولوی احمد علی سہارنپوری سے یہ دونوں بزرگوار بے ریا، متبع شریعت اور کامل فیض پھیلانے والے تھے مجھ کو ان کے باعث بڑی تقویت تھی اب میں تنہا رہ گیا۔

(شہادت امیریہ علی مکشوفات رحیمیہ مطبوعہ بلالی پڑی ساڈھورہ)

حضرت عبدالرحیم سہارنپوری قدس سرہٗ کے ایک خلیفہ ان کے ہم نام عبدالرحیم رائے پوری صاحب ہیں جو حضرت رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ کے بھی خلافت یافتہ ہیں۔

حضرت عبدالرحیم سہارنپوری کے تمام خلفاء حضرات علمائے دیوبند کے عقیدت مند ہیں۔ جناب صوفی برکت علی صاحب لدھیانوی دارالاحسان سالار والا تو دارالعلوم دیوبند کو حضرت علاء الدین صابر کلیری قدس سرہٗ کا مدرسہ کہتے ہیں اس بناء پر کہ بزرگان دیوبند سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کے چشم و چراغ ہیں۔

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی قدس سرہٗ:

(م: ۱۳۱۵ھ، 1897ء)

ذکر خیر المعروف صحیفہ محبوب میں سائیں توکل شاہ صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

ہم اوائل عمر میں حافظ ضامن علی سکنہ تھانہ بھون سے ملے۔ وہ وجد بہت کیا کرتے تھے اور سماع خوب سنتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم اسی وجد کی حالت میں ان سے ملے تو انہوں نے ہم کو اپنی بغل میں لے کر بہت دبایا اور کس کر گھونٹا پھر تین مرتبہ بڑے زور کے ساتھ دبایا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید ہم کو بھی وجد میں لانا چاہتے ہیں۔ مگر ہمیں کچھ بھی نہیں ہوا ہم نے ان کے کان میں کہا آپ خواہ کتنا ہی دبائیں۔ ہم پر کچھ بھی اثر نہیں ہوگا۔ وہ ہمیں چھوڑ کر کہنے لگے واہ درویش! تو بڑا زبردست ہے۔

(حافظ ضامن صاحب اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے پیر بھائی کامل ولی اور علمائے دیوبند کے اکابرین میں سے تھے شاملی کی جنگ میں شہید ہوئے۔ مؤلف)